سُبۡحَانَكَ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنۡ أَقُولَ مَا لَيۡسَ لِي بِحَقٍّ

حول

موقف أهل السنة من الشهادة بالجنة

از قلم: مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لائقِ صد احترام قبلہ سید مظفر حسین شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضورِ والا!

کل 08 شعبان المعظم 1442ھ / 23 مارچ 2021ء بروز منگل کسی مہربان نے آپ کے خطاب کا ایک حصہ مجھے بھیجا۔ جس میں حضور نے مجھے مخاطب بنایا اور چند ہفتے پہلے منظرِ عام پہ آنے والے میرے ایک رسالہ بنام "موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" پر مجھے مخاطب بناتے ہوئے تبصرہ فرمایا۔

حضور نے اپنے مخصوص انداز میں میری اس تحقیق پر لعنت بھی بھیجی اور مجھے چھپا ہوا رافضی بھی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا!

اور سن لو مفتی صاحب! آپ نے یہ فتوی دے کر سنیت کی
خدمت نہیں شیعوں کو خوش کیا ہے شیعوں کو خوش کیا ہے
تیری اس تحقیق پر ہم لعنت بھیجتے ہیں کہ جس سے اہلِسنت کو
نقصان اور شیعیت کو فائدہ پہنچا۔ چمن تو نے کوئی چمن نہیں
کھلائے تو نے اہلِسنت کی پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے۔ ان شاء اللہ گلی
گلی تم جیسے چھپے رافضیوں کا مقابلہ ہو گا اور نعرہ لگایا جائے گا۔

میری ذات کی حد تک جو آپ نے فرمایا میں اس پر میں کف لسان رکھوں گا۔ کیونکہ اولا: تو یہ جناب کا انداز ہے اور جذبات میں اس قسم کی باتیں فرمانا اور اپنے مقابل

چاہے وہ کوئی بھی ہو اس پر کوئی سا بھی فتوی لگا دینا حضور کے معمول کی بات ہے۔

ثانیا: میری حیثیت سادات کے پاپوش بردار جیسی بھی نہیں۔ مجھے اگر سادات کی نوکری نصیب ہو تو یہ میری خوش نصیبی ہے۔ اگر یہ مسئلہ دینی نہ ہوتا اور حضور نے مجھے مخاطب نہ بنایا ہوتا تو میں یہ سطور تحریر کرنے کی جسارت بھی نہ کرتا۔ لیکن چونکہ حضور نے مجھے مخاطب بنایا اور مسئلہ کا تعلق بھی" نظریاتِ اہلسنت" سے ہے اس لیے چند معروضات پیش کرنا ضروری سمجھا۔

حضور نے جب دورانِ گفتگو میرے والد صاحب اور دادا تک کا ذکر کر دیا تو پسری تقاضے کے سبب چند لمحوں کے لیے قلب پہ سخت گرانی بنی۔ لیکن معاً ابنِ عربی کے یہ جملے یاد آگئے، فرمایا:

اگر تیری اللہ جل وعلا اور رسول اللہ ﷺ سے محبت سچی ہو تو تُو رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیتِ کرام سے بھی محبت کرے گا اور ہر وہ چیز جو اُن کی طرف سے تمہارے حق میں صادر ہو اور تیری طبیعت وغرض کے موافق نہ ہو، اسے" جمال" سمجھے گا جس کے اہلِ بیت کی طرف سے صادر ہونے پر لذت محسوس کرے گا۔ اور یہ جانے گا کہ اللہ جل وعلا کی تجھ پہ عنایت ہے کہ جس کی ذات کے لیے تو نے اہلِ بیت سے محبت کی ہے (اور عنایت یہ کہ) تجھے ان لوگوں نے یاد کیا ہے جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور تو ان لوگوں کے خیال میں آیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیتِ کرام ہیں۔ پس اس نعمت پر تو اللہ جل وعلا کا شکر ادا کر، کیونکہ اہلِ بیت نے تجھے جن زبانوں سے یاد کیا

وہ تطہیرِ الٰہی سے پاکی کے ایسے مقام کو پہنچی ہیں جہاں تک تیرے علم کی رسائی نہیں۔

(الفتوحات المکیۃ 1/198)

لہذا پسری تقاضوں کو دباتے ہوئے سادات کی غلامی کے تقاضوں کو غلبہ دینے کی کوشش کی اور درجۂ تسلیم و رضا کو اختیار کیا۔

آمدم بر سرِ مطلب:

قبلہ شاہ صاحب!

بصد عجز و نیاز عرض ہے کہ:

حضور کی 26 منٹ 48 سیکنڈ کی جو گفتگو میں نے سنی اس سے نہ تو لگتا ہے کہ حضور نے مسئلہ سمجھا ہے اور نہ ہی حضور ان نعروں کے جواز کے بارے میں کوئی بامعنی بات کر پائے۔

قبلہ گستاخی معاف! یہ الفاظ مجبوراً استعمال کرنا پڑ رہے ہیں۔۔۔!!!

حضور کی گفتگو سے متعلق گزارش کرنے سے قبل میں موقف کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں تاکہ عرضِ مقصد میں آسانی رہے۔

موقف:

جن جدید نعروں پر میں نے گفتگو کی ان کا خلاصہ ہے:

(1): مخصوص افرادِ صحابہ کو جنتی کہنا

اس کے بارے میں اہلسنت کا موقف میں نے یوں بیان کیا

صحابۂ کرام ہوں یا کوئی اور، اہلسنت کے ہاں جنتی کہنے کا مدار ظاہری اوصاف کے

بجائے شہادتِ رسول ﷺ ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی نیکوکار اور اعلی اوصاف کا حامل کیوں نہ ہو، اگر اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا نام لے کر اسے جنتی کہا تو ہم بھی اس کا نام لے کر اسے جنتی کہیں گے، ورنہ اس معاملے میں دخل اندازی کا ہمیں کوئی حق نہیں۔

(موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ ص8)

(2): بلا تخصیص سارے صحابہ کو جنتی کہنا۔

اس میں دو احتمال ہیں:

الف: باعتبار انجام کے جنتی کہنا۔

ب: اول امر کے لحاظ سے جنتی قرار دینا۔

اگر یہ نعرہ لگانے والے "انجام کے اعتبار سے" جنتی کہہ رہے ہیں تو اس میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی کوئی امتیازی حیثیت واضح نہیں ہوتی۔ کیونکہ باعتبار انجام کے تو ہر وہ ایمان دار جنتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

من لقي الله لا يشرك به شيئا دخل الجنة

جو اللہ جل وعلا سے اس حال میں ملا کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا، وہ داخل جنت ہو گا۔

(صحیح بخاری 129)

شیخِ محقق فرماتے ہیں:

كل من دخل فى عنوان الصحابة ويصدق عليه هذا المفهوم فهو

من اہل الجنة قطعا بل المؤمنون کلہم اجمعون لقولہ تعالی: وعد اللہ المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانہار

ہر وہ شخص جو صحابہ کے عنوان میں داخل ہو اور اس پر یہ مفہوم صادق آئے تو وہ یقینی طور پر جنتی ہے۔ بلکہ سارے کے سارے اہلِ ایمان جنتی ہیں۔ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے: اللہ تعالی نے ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کے ساتھ جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

(تحقیق الاشارۃ ص7)

جب شیخِ محقق ہر صحابی اور ہر ایمان دار کو جنتی قرار دے رہے ہیں اور اسے قرآنی آیت کا مفہوم بتارہے ہیں تو نعرہ صرف "ہر صحابئ نبی جنتی جنتی" کیوں؟

نعرہ یوں ہونا چاہیے: "ہر امتی نبی جنتی جنتی"

اس میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین بطور دخولِ اولی آجائیں گے اوباقی ساری امت کے حق میں ایک خوبی اور اچھائی کا ذکر بھی ہو جائے گا۔

لہذا اگر آپ یہ نعرہ باعتبار انجام و مآل کے لگاتے ہیں تو آپ کو وضاحت کرنا پڑے گی کہ:

ہم صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کو از ابتداء جنتی نہیں مانتے بلکہ یہ مانتے ہیں کہ آخر کار جنت میں جائیں گے۔۔۔!!!

اور مجھے صرف امید نہیں یقین ہے کہ یہ جملے آپ کبھی نہیں کہیں گے۔

میں ویسی جسارت تو نہیں کر سکتا جیسے آپ نے میرے بارے میں فرمایا

اگر یہ کہہ دیں تو ادھر کے تو پیسے گئے گئے ادھر کا تمن بھی جائے گا۔

البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ: اس وضاحت کے نتائج کا مقابلہ آپ کبھی بھی نہیں کر پائیں گے۔۔۔!!!

نیز آپ کو "ہر امتیٔ نبی جنتی جنتی" کے بجائے اس نعرہ کو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی ذواتِ عالیہ تک محصور رکھنے کی وجہ بھی بتانا پڑے گی۔

لیکن ظاہر یہ ہے کہ آپ "ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی" کا نعرہ دوسرے معنی کے لحاظ سے لگاتے ہیں۔یعنی آپ کا دعوی ہے کہ:

"ہر صحابیٔ نبی از اولِ امر جنتی ہے"

وجہِ ظہور آپ حضرات کی تصریحات ہیں کہ:

"تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جنتی ہیں وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے۔"

(گلدستۂ عقائد واعمال زیرِ عنوان: صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین)

خلاصۂ دعوی:

موقف اہل السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ میں میرے موقف کا خلاصہ یہ ہوا:

(1): اہلسنت کی فکر کے مطابق کسی بھی شخصیت کا نام لے کر اسے جنتی کہنا اس کے کردار کے پیشِ نظر نہ ہو گا بلکہ رسول اللہ ﷺ جسے جنتی کہیں ہم فقط اسی کو جنتی کہیں گے۔

(2): "ہر صحابیٔ نبی از اولِ امر جنتی ہے"

ایک ڈیڑھ صدی پہلے کی کتبِ اہلسنت میں اس فکر کا "بطور سنی فکر" نام ونشان تک نہیں ملتا۔

حضور کی گفتگو:

اب آتے ہیں میرے خلاف کی گئی حضور کی گفتگو کی جانب۔آپ نے فرمایا:

اور سکھر کے چمن نے رسالہ لکھ دیا۔۔۔

پھر آپ ہنسے۔۔۔پھر آپ نے فرمایا!

اگر ہمیں آپ "سب یار" کہنا چاہتے تھے تو "ہر صحابیٔ نبی" پہ آپ کیوں بدک گئے؟

میری دست بستہ عرض:

میری دانست میں حضور نے یہ جملہ محض میرا مذاق اڑانے کے لیے بولا۔ورنہ میرے رسالہ "موقف اہل السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" اور میری لگ بھگ دو سو تصانیف میں سے کسی میں بھی اس قسم کی کوئی بحث نہیں۔

آپ نے فرمایا:

لیکن تمہیں اس سے بھی کوئی نہیں۔پتا چلا نہ تمہیں ہر صحابی سے غرض ہے نہ چار سے تم ہو کوئی اور۔۔۔

میری دست بستہ عرض:

آپ شش و پنج میں کیوں پڑتے ہیں کہ میں کون ہوں، میں خود بتاتا ہوں۔۔

میرا قصور فقط اتنا ہے کہ جب ایک یزیدِ وقت نے آپ کی امی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا وسلام اللہ علی ابیہا وعلیہا کی گستاخی کی تو میں" آپ کی طرح مصلحت کا شکار" ہوئے بغیر خانوادۂ رسول ﷺ کی نوکری کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور اسی نوکری پہ موت کی دعا

کرتا ہوں۔ اور اسی نوکری کی وجہ سے جیسے دیگر ناصبی مزاج لوگوں نے مجھے رافضی قرار دیا اسی طرح آپ نے بھی مجھے رافضی بناڈالا۔

آپ حضرات کی روش نے پوری دنیائے سنیت کو سمجھا دیا ہے کہ آپ حضرات کے پاس سب سے زیادہ تنگی اہلبیتِ نبوت کے لیے ہے۔۔

گستاخی سیدۃ نساء العالمین کی ہوتی ہے تو کانفرنسز افضلیتِ صدیقِ اکبر پہ شروع ہو جاتی ہیں۔۔۔

اگر توفیق نہیں ملتی تو سیدۃ نساء العالمین کانفرنس کرنے اور آپ رضی اللہ تعالی عنہا وسلام اللہ علی ابیہا وعلیہا کی ذاتِ والا سے متعلق کھل کر گفتگو کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔۔۔

چند سال پہلے جب ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہاکی بے ادبی ہوئی تھی تو اس وقت ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہاکے لیے آپ کی تڑپ دیکھ کر سست ترین لوگوں کے جذبات بھی بیدار ہو گئے تھے۔ لیکن جب بات آپ کی اپنی امی جان کی آئی تو آپ نہ جانے کن مصلحتوں کا شکار ہو کر رہ گئے اور بجائے اس کے کہ آپ بیٹا ہونے کا ثبوت دیتے، آپ اپنے خانوادہ کے نوکروں کے بارے میں فرمانے لگ گئے

لیکن تمہیں اس سے بھی کوئی نہیں۔ پتا چلا نہ تمہیں ہر صحابی سے
غرض ہے نہ چار سے تم ہو کوئی اور۔۔۔

بعد ازاں: آپ نے سورہ توبہ کی مبارک آیہ پڑھی؛

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(سورہ توبہ آیت100)

پھر فرمایا:

زاد المسیر میں محدث ابن جوزی نے لکھا مراد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تمام صحابہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں سبقت ہے۔

پھر فرمایا:

یہ کہنا کہ "سب صحابیٔ نبی جنتی جنتی" یہ نہیں کہا جاسکتا۔

میں نے کہا: قرآن نے یہاں پر کہہ دیا کہ جس نے رسول کی صحبت اور ملنے میں سبقت کی پہلے گئے وہ جنتی ہیں مہاجر تو ہیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ غوث اعظم نے تو بہت بعد میں سبقت کی غریب نواز نے تو بہت بعد میں سبقت کی داتا صاحب نے تو بہت بعد میں سبقت کی لیکن امیر معاویہ نے تو ان سے پہلے سبقت کی ابو سفیان نے تو پہلے سبقت کی تو یہ پوری آیت بتا رہی ہے کہ:

ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ بولیے: ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔

میری دست بستہ عرض:

آپ یہ گفتگو بحیثیت ناقل فرما رہے ہیں یا بحیثیتِ مستدل؟

- اگر آپ کی گفتگو بحیثیتِ ناقل ہے تو آپ نے نقل پیش کرنا تھی"ہر صحابیؑ نبی از اولِ امر جنتی ہے" پر کیونکہ یہی محلِ نزاع ہے لیکن آپ نے محدث ابنِ جوزی کی گفتگو سے فقط اتنا جملہ پڑھا:

زاد المسیر میں محدث ابن جوزی نے لکھا مراد ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تمام صحابہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں سبقت ہے۔

یعنی نقل پیش کرنا تھی:"ہر صحابیؑ نبی از اولِ امر جنتی ہے" پر

اور جو نقل پیش کی وہ کہہ رہی ہے: "سابقین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے سارے صحابہ ہیں"

حضور!

کیا ان دونوں باتوں میں کوئی جوڑ ہے؟

خدارا جواب کی جلدی نہ فرمائیے! کسی صاحبِ علم سے دریافت کر لیجیے کہ"بحیثیتِ ناقل آپ کی اس گفتگو کی کیا حیثیت ہے؟"

جوشِ خطابت میں آپ فرما سکتے ہیں:

پگلے یہی تو ہم کہہ رہے ہیں۔

لیکن بابِ نظریات میں اس قسم کی بے ترتیبی نہیں چل سکتی۔ آپ نے جو نقل پیش

کی وہ محلِ نزاع کے قریب سے بھی نہیں گزرتی۔

- اور اگر آپ نے یہ گفتگو میرے مقابل بحیثیتِ مستدل کی ہے تو:

آپ غصب بلا ضرورت کے مرتکب ہوئے۔۔۔!!!

کیونکہ میں نے اپنے رسالہ "موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" میں بحیثیتِ ناقل گفتگو کی ہے اور اس باب میں نقل ہی کی نفی کی ہے۔ میرے الفاظ ملاحظہ ہوں:

ایک ڈیڑھ صدی پہلے کی کتبِ اہلِسنت میں اس فکر کا "بطور سنی فکر" نام ونشان تک نہیں ملتا۔

(موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ ص45)

لہذا آپ کی گفتگو اصولی طور پر غصب کہلائے گی جو بلا ضرورت جائز نہیں۔

البتہ خاص یہ نعرہ لگانے والوں کی ضرورت ہو سکتی ہے، کیونکہ ان حضرات نے نعرہ تو اپنا لیا ہے اور اب کتبِ متقدمین سے نقل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا مجبورا استدلال کا سہارا لینا چاہتے ہیں۔اور فقط اتنی سی بات بھی ان حضرات کے موقف کی کمزوری سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

- نیز میں پوچھنا چاہوں گا کہ:
  - آپ اہلِسنت کی فکر بیان کرنا چاہ رہے ہیں؟
  - یا آپ اپنی ذاتی فکر بتانا چاہ رہے ہیں؟

اگر آپ اہلِسنت کی فکر بتانا چاہ رہے ہیں تو

- کیا وجہ ہے کہ اہلِ سنت کی عمر تو چودہ سو سال سے زائد ہے، پھر بھی آپ "نقل"

کے بجائے "استدلال" کے لیے مجبور ہوئے، کیوں؟

- نیز اگر آپ کا استدلال تام ہو جب بھی اس فکر کا فکرِ اہلِسنت ہونا کیسے لازم آئے گا؟

اور اگر آپ اپنی ذاتی فکر بتانا چاہ رہے ہیں تو اس باب میں آپ آزاد ہیں۔ ذاتی طور پہ آپ کچھ بھی نظریہ رکھیں، لیکن ذاتی نظریات کو نظریاتِ اہلِسنت کا نام دینے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دی جا سکتی۔

رہی بات آپ کے استدلال کی تو:

میں پوچھنا چاہوں گا کہ آپ نے اس آیہ مبارکہ کو اس نعرہ کی دلیل بنایا۔۔۔ آپ اس آیہ مبارکہ کی اس نعرہ پہ دلالت قطعی مانتے ہیں یا ظنی؟

اگر آپ قطعی مانتے ہیں تو:

تا قیامِ قیامت یہ بات آپ ثابت نہیں کر پائیں گے۔

نیز آپ آگے چل کر فرما چکے کہ یہ نعرہ ہم "امید" پر لگاتے ہیں۔ اور "امید" تو بابِ انشاء سے ہے جو "تصور" ہے۔ اگر آپ آیہ مبارکہ کو اس معنی پر قطعی الدلالۃ قرار دیں تو خود آپ کی کلام میں تناقض ہے۔ آپ نے آگے چل کر فرمایا:

تو میرے دوستو بزرگو!

جب نیکو کاروں سے زیادہ خیر ان کے پاس ہے اور ان سے جنتی ہونے کی امید رکھنا ہے تو کیا یہ بات کرنا کہ ہمیں امید ہے کہ وہ

جنتی ہوں گے۔ تو میں نے کہا: پگلے یہی تو ہم کہہ رہے ہیں ہر صحابی جنتی جنتی۔

اور اگر آپ اس آیہ مبارکہ کو اس معنی میں" ظنی الدلالۃ" سمجھتے ہیں تو:

- ✓ کیا ظنی الدلالۃ سے قوموں کا شعار ثابت کیا جا سکتا ہے ؟
- ✓ اور وہ بھی اس تاکید کے ساتھ کہ فقط ایک بار جنتی نہیں دوبار" جنتی جنتی"
- ✓ کیا ظنیات کی یہی شان ہے اور ان کی تعبیر کا یہ طریقہ درست ہے ؟
- ✓ اگر ظنیات کی تعبیر کا یہ طریقہ درست ہے تو واضح فرمایئے کہ اسی باب کے قطعی نعروں کو کس انداز میں تعبیر کیا جائے گا جس سے واضح ہو کہ"فلاں نعرہ ظنیات کے باب سے ہے اور فلاں قطعیات کے باب سے"؟
- ✓ آپ حضرات جس انداز میں"ابو بکر صدیق جنتی جنتی" ، "عمرِ فاروق جنتی جنتی" ، عثمانِ ذوالنورین جنتی جنتی" ، "علی المرتضی جنتی جنتی" کے نعرے لگاتے ہیں ، اسی اسلوب اور اسی طرز اور اسی پیرائے میں" ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی" کا نعرہ بھی لگاتے ہیں۔۔۔ پھر کیسے فرق ہو پائے گا کہ پہلے چار نعرے یقینی ہیں اور آخری نعرہ ظنی ہے ؟

نیز:

اس مقام پہ آپ کی گفتگو کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ:

"سابقین سے مراد سارے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہیں اور اس مبارک آیہ میں ان سب سے جنت کا وعدہ کیا گیا لہذا ثابت ہوا: ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی"

قبلہ!

❖ ذرا تنہائی میں بیٹھ کر غور فرمایئے گا کہ کیا آپ کی دلیل دعوی پر منطبق ہے؟؟

اور تقریب نام کی ایک اصطلاح مناظرین کے ہاں استعمال ہوتی ہے، اس کا آپ نے کچھ لحاظ فرمایا ہے؟؟؟

حضور!

آپ کا دعوی اخص یعنی "ہر صحابیؑ نبی از اولِ امر جنتی ہے" ہے جبکہ دلیل اعم ہے اور عام کو خاص کا عدمِ استلزام محتاجِ بیان نہیں۔جس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ:

آپ کی دلیل آپ کے دعوی کی مُثبِت نہیں۔۔۔!!!

اب آپ مجھے رافضی قرار دیں یا میرے باپ دادا کو ان کی قبروں سے نکالیں، کم از کم آپ کا دعوی ثابت نہیں ہو پایا۔

❖ اور بر تقدیرِ تسلیم:

یہ وعدہ تو صرف صحابہ کرام سے نہیں۔اسی مبارک آیہ میں فرمایا

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

اور وہ لوگ جنھوں نے بھلائی کے ساتھ سابقین اولین کی پیروی کی۔

آپ کے استدلال کے پیشِ نظر **"ہر تابعی جنتی جنتی"** کا نعرہ بھی لگنا چاہیے۔

بلکہ جس تفسیر کا آپ نے حوالہ دیا اس میں فرمایا

والذين اتَّبعوهم باحسان إلى أن تقوم الساعة

اور وہ لوگ جنہوں نے قیامت تک بھلائی کے ساتھ صحابہ کی پیروی کی۔

(زاد المسیر 2/292)

اب تو نعرہ صرف تابعین کے لیے نہیں، بلکہ تا قیامِ قیامت صحابہ کے پیروکاروں کے لیے لگنا چاہیے۔ اور نعرہ یوں بننا چاہیے:

"ہر پیروکارِ صحابی جنتی جنتی"

اور معنی یہی ہونے چاہییں جو آپ "ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی" میں کرتے ہیں، یعنی "از اول امر جنتی"

اور مزے کی بات یہ ہے کہ جس تفسیر کا آپ نے حوالہ دیا انہوں نے اتباع باحسان کی بابت جنابِ عطاء سے نقل کیا:

أنهم يذكرون محاسنهم ويترحَّمون عليهم

یعنی: بھلائی کے ساتھ صحابہ کے پیروکار وہ بنیں گے جو صحابہ کے محاسن کو ذکر کرتے ہیں اور ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

(زاد المسیر 2/292)

قبلہ!

اب تو بڑی گنجائش نکل آئی ہے۔ بس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے مناقب کو ذکر کیا جائے اور ان کے ناموں کے ساتھ "رحمہ اللہ تعالی" لگا دیا جائے تو بغیر کسی نماز، روزے، حج، زکوۃ بلکہ بغیر عقیدہ کی صحت کے "جنتی جنتی" کی ڈبل

ڈگری مل جائے گی۔

لہذا انپا نعرہ یہ ہونا چاہیے:

"ہر صحابی و مداحِ صحابی جنتی جنتی"

اور نیت وہی ہو جو "ہر صحابیؓ نبی جنتی جنتی" میں ہوتی ہے۔۔۔یعنی "از ابتداء جنتی"۔۔۔!!!

اور مجھے امید ہے کہ جن لوگوں کو تاریخی حقائق میں یہ بات نہیں ملی کہ یزید پلید نے امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کرنے کا حکم دیا تھا، انہیں اس قدر ضرور مل جائے گا کہ:

یزید نے کسی نا کسی وقت صحابہ کے محاسن بھی ذکر کیے ہوں گے اور ان کےلیے دعائے رحمت بھی کی ہو گی۔اور یوں یزید کے نام سے نعرہ لگانے کا جواز بھی نکل آئے گا۔۔۔!!!

قبلہ! آپ دیکھ لیں!

ہم کسی طرح کی کنجوسی نہیں کر رہے بلکہ آپ کو مشورہ دے رہےہیں کہ آگے بڑھیے۔۔۔!!!

جس آیت سے آپ نے استدلال کیا ہے اور جس تفسیر کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس سے فقط "ہر صحابیؓ نبی جنتی جنتی" پہ استدلال نہ کیجیے۔ آپ کے طرزِ استدلال کے مطابق شمر و یزید کے لیے بھی گنجائش نکل سکتی ہے لہذا نئے نعرے لگانے کی تیاری کی جائے اور جس جس کو جنتی نہیں کہا جا رہا اس کے جنتی ہونے

کی ڈبل ڈگری تیار کی جائے۔اور جنتی بمعنی "از اولِ امر جنتی" یعنی "وہ جہنم کی بھنک بھی نہ سن پائیں گے" مطلب "مرتے ہی سیدھے جنت میں"کا درس دیا جائے۔۔۔!!!

اور اگر آپ ان بعد والوں کے لیے" جنتی جنتی" کا نعرہ نہیں لگاتے، حالانکہ اسی آیہ مبارکہ میں "وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ" بھی موجود ہے، تو اس کی وجہ بھی واضح کر دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آیہ مبارکہ میں معطوف علیہ کو مان کر آپ نے نعرہ ایجاد کر لیا، اور اسی مبارک آیہ کے معطوف سے ثابت ہونے والے نعرے سے آپ کو اتفاق کیوں نہیں؟

یہ تو وہی طرز ہو گیا:

"أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ"

لہذا آگے بڑھیے اور سب "وفادارانِ صحابہ" کو بشارت دیجیے اور ان سب کے ڈائریکٹ جنتی ہونے کا نعرہ ایجاد فرمایئے۔

آپ نے مزید فرمایا:

لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ غوث اعظم نے تو بہت بعد میں سبقت کی۔ غریب نواز نے تو بہت بعد میں سبقت کی۔ داتا صاحب نے تو بہت بعد میں سبقت کی۔ لیکن امیر معاویہ نے تو ان سے پہلے سبقت کی۔ ابو سفیان نے تو پہلے سبقت کی۔ تو یہ

پوری آیت بتارہی ہے کہ:

ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ بولیے: ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی

میری دست بستہ عرض:

حضور!

میں شروع میں عرض کر چکا کہ یا تو حضور بات کو سمجھے ہی نہیں، یا سمجھتے ہیں تو جان کر خلطِ مبحث فرمارہے ہیں۔

حضور!

عمومی طور پر کسی جماعت کو جنتی کہنا الگ امر ہے اور بالخصوص کسی کا نام لے کر اسے جنتی کہنا الگ امر ہے۔ آپ نے گفتگو پہلے امر کے بارے میں شروع فرمائی، بیچ میں دوسرے دعوی پہ آگئے اور آخر میں پھر پہلے دعوی پہ آگئے اور فرمایا:

ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ بولیے: ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی

قبلہ!

اس قسم کا خلطِ مبحث کر کے تو انسان چاند کو بھی زمین پر اتار سکتا ہے لیکن کم از کم نظریات کے باب میں اس کی گفتگو معتبر نہیں ہو سکتی۔

قبلہ! گستاخی پہ دست بستہ معافی کا طلبگار ہوں!

اس طرزِ استدلال سے تو امت صرف اور صرف گمراہ ہو سکتی ہے۔ اس میں ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں۔

جب آپ اس بات کا ہی لحاظ نہیں فرمارہے کہ دعوی کیا ہے اور دلیل کہاں جا

رہی ہے۔۔۔دو مختلف بحثوں کو ناحق خلط فرمارہے ہیں۔۔۔

تو آپ کی بات ماننے والے صرف اور صرف آپ کے اندھے مقلدین ہی ہو سکتے ہیں۔

اگر کسی شخص میں تھوڑی بہت عقل و بصیرت ہو گی وہ آپ کے نسبی شرف کی بنیاد پر آپ کے جوتے اٹھانے کو تو اپنے لیے ذریعہ نجات سمجھے گا، لیکن آپ کی بات ماننے کو سراسر گمراہی تصور کرے گا۔۔۔!!!

قبلہ شاہ صاحب!

آپ خلطِ مبحث کرتے ہوئے بحث کو جس جانب کھینچ کر لے گئے اور فرمانیا

> لیکن امیر معاویہ نے تو ان سے پہلے سبقت کی۔ ابو سفیان نے تو پہلے سبقت کی۔ تو یہ پوری آیت بتارہی ہے کہ: ہر صحابیِٔ نبی جنتی جنتی

حضور!

ان جملوں سے **اصل مرض کی تشخیص** آسان ہو گئی۔

آپ کی گفتگو کا سارازور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے تھا اسی لیے آپ نے بعد والی گفتگو میں سارازور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جنتی ثابت کرنے میں لگا دیا۔

قبلہ!

جو تڑپ آپ کے اندر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو لے کر پیدا ہوتی ہے۔۔۔

اے کاش اپنی امی جان کے لیے اس کا ہزارواں حصہ بھی موجود ہوتا۔

بصد معذرت!!!

میرے پورے رسالہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے کوئی ہلکا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔جہاں جو لفظ آیا وہ فکرِ رضا کا ترجمان ہے۔

اور صرف وہی رسالہ کیوں، میری تمام تر تصانیف، میری جلوت وخلوت کسی موقع پر کوئی ایک ہلکا لفظ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

میری گفتگو عمومی ہے لیکن آپ کو لگا کہ شاید میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی وجہ سے چڑا ہوں۔۔۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

محض اپنے گمان کی بنیاد پہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دفاع اور آپ کے جنتی ہونے پر بھرپور زور لگایا۔۔۔مجھے اس حد تک کوئی اعتراض نہیں۔

لیکن دوسری طرف لاہوری اونٹ نے آپ کی امی جان کے لیے "خطا" کے عقیدے کو اہلِسنت کا نظریہ بنا ڈالا ہے۔۔ فیصل آبادی عاقبت نا اندیش نے اسے قطعی عقیدہ قرار دینے کی کوشش کی ہے۔۔۔اس سلسلے میں آپ کیوں خاموش ہیں؟

آپ کی امی جان کے دفاع میں کھڑے ہونے والے آپ کو افضی کیوں لگنے لگے؟

میں تو سکھر میں بیٹھا ہوں اور میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے کوئی بات کی بھی نہیں ہے، محض آپ کو وہم ہوا ہے لیکن پھر بھی آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دفاع ضروری سمجھا۔۔۔ حالانکہ آپ کے اپنے شہر کراچی میں آپ کے انتہائی مہربان مفتی منیب الرحمن صاحب نے ساداتِ کرام کے لیے سخت

ہلکے جملے استعمال کیے اور مسئلہ تعظیمِ سادات میں مسلکِ رضا سے کھلی روگردانی کی۔۔۔اس سلسلے میں آپ نے کتنے گھنٹے کا بیان فرمایا؟؟؟

حضور!

اصل مرض ناصبیت ہے جو جنگل کی آگ سے بھی زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی۔ جیسے ہی کوئی شخص خانوادۂ رسول ﷺ کی بات کرے، وہ سَچا سُچا سنی ہو، صحابۂ کرام کا عقیدت مند اور محب ہو لیکن ایک بار جو "نعرۂ حیدری" لگائے تو اس کے لیے رافضی، نیم رافضی، تفضیلی، یا کم از کم نیم تفضیلی کا فتوی دینا لازمی سمجھا جاتا ہے۔

کراچی کے بعض بدبخت ملا اپنی تقریروں میں گھنٹوں تک خانوادۂ رسول ﷺ کی ہجو کرتے ہیں اور مفتی منیب الرحمن صاحب ان سے دو منٹ کی پیپر ریڈنگ کے بعد کلین چٹ دے دیتے ہیں۔۔۔یہاں احکامِ شرع کیوں یاد نہیں آتے؟؟؟

کیا ایسے بدبخت کی توبہ کو قبول کرنے کا طریقہ وہی ہے جس انداز میں مفتی منیب الرحمن صاحب نے اسے سینے سے لگایا ہے؟

یہی آدمی اگر خواب میں بھی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بے ادبی کر لیتا تو "آپ کے سنی" ساری زندگی اس سے "گستاخِ صحابہ" کا لیبل نہ اتارتے۔ لیکن وہ "خوش قسمت" ہے جس نے "بکواس" رسول اللہ ﷺ کے خاندان کے بارے میں کی ہے، اور پھر اسے آپ حضرات جیسے اکابر کی صحبت سونے پہ سہاگہ کا کام کر گئی۔ وہ آج پھر اہلِسنت کی صفوں میں بیٹھا اپنا زہر گھول رہا ہے۔

لیکن آپ کو خانوادۂ رسول ﷺ کا دفاع کرنے والوں کو رافضی بنانے سے فرصت ملے گی تو جب کہیں آپ اس طرف بھی متوجہ ہو پائیں گے۔۔

حضور!

آپ کے متوجہ ہوتے ہوتے بہت دیر ہو جائے گی اور اس وقت تک اہلِسنت کے عنوان کے نیچے صرف اور صرف "ناصبی اور خارجی" رہ جائیں گے۔

آپ نے مزید فرمایا:

ایک میاں مٹھو کہنے لگے: ہر صحابی کے لیے جنت کی امید رکھی جاسکتی ہے لیکن ان کو Nominate کرنا، نام لے کر بالتعیین ہر ایک کو جنتی کہنا یہ رواج ٹھیک نہیں ہے۔

میں نے کہا: تیرا باپ کہاں پر ہے؟ مرنے کے بعد؟

مفتی صاحب!

آپ کے ابا کہاں پر ہیں؟ جن کی قبر پر ہر جمعرات کو پہنچ جاتے ہیں آپ۔ آپ کا دادا کہاں پر ہے؟

توجہ ہے؟ کیا اس کا نام آیا ہے قرآن میں کہ یہ جنتی ہے؟

کہا جائے گا: نہیں وہ تو متقی پرہیز گار ہے۔

تو میں نے کہا: جب متقی پرہیز گار جنتی ہے تو صحابہ سے بڑا کون جنتی ہو گا؟

میری دست بستہ عرض:

حضور!

یہ آپ کی محض خطیبانہ گفتگو ہےاور ساتھ ساتھ خلطِ مبحث بھی۔

- خلطِ مبحث اس طرح کہ سطورِ بالا میں دو الگ الگ دعوے تحریر ہوئے اور میرے رسالہ "موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" میں بھی دو مستقل ابواب میں دو الگ الگ عنوانات پہ گفتگو کی گئ، لیکن آپ دانستہ یانادانستہ دونوں کو ملا رہے ہیں جو کہ "اصولِ بحث سے سخت لاعلمی ہے۔"
- اور خطیبانہ جملے اس لیے کہ:نہ تو میں اپنے والدِ گرامی رحمہ اللہ تعالی کو جنتی ہونے کا سرٹیفکیٹ دے رہا ہوں اور نہ ہی اپنے دادا رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ کو۔۔۔ ان کے لیے دعا گو ہوں کہ مالک کریم جل وعلا انہیں نواسۂ رسول ﷺ کے صدقے جنت عطا فرمائے۔ لیکن سرٹیفیکیٹ دینا تومالکوں کا کام ہے۔

جب میں اس کا قائل ہی نہیں توآپ اس سے استدلال کیسے کر سکتے ہیں ؟؟؟

اور سچ یہ ہے کہ یہ استدلال تھا بھی نہیں، محض لوگوں کی واہ واہ حاصل کرنے کے لیے آپ اپنے مقابل پر طنز کرتے ہیں۔۔۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ مالک ہیں،جو مناسب سمجھیں۔

آپ نے مزید فرمایا:

ایک بات سنیے ذرا میرے دوستو بزرگو!وہ خود اپنے فتوے میں

لکھتا ہے: "سارے صحابہ متقی ہیں" ہم مان رہے ہیں۔

"پرہیز گار ہیں" ہم مان رہے ہیں۔

تو میں نے کہا: جب متقی مان رہے ہو سارے صحابہ کو، شروع میں ہی اپنے موقف سے ہار رہے ہو۔ تو یہ تو قرآنِ کریم میں واضح طور پر سورۂ حجر میں فرمایا ہے آیت نمبر45اور46میں:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ

متقی جنتوں میں ہوں گے۔ باغات میں ہوں گے اور چشموں میں ہوں گے۔

اللہ فرماتا ہے: ان میں داخل ہو سلامتی اور امن کے ساتھ۔

میری دست بستہ عرض:

- یہ دلیل بھی آپ کے دعوی سے عام ہے جسے خاص لازم نہیں۔ آپ کا دعوی "از ابتداء داخلۂ جنت" ہے اور اس مبارک آیہ میں مطلق داخلۂ جنت کی نوید ہے۔

حضور!

دلیل پیش کرنے سے قبل اپنے دعوی کو تو غور سے دیکھ لینا چاہیے کہ دعوی کیا ہے تاکہ دلیل اس کے مطابق دی جاسکے۔

لیکن آپ نے کسی بات کی پرواہ کیے بغیر چمن زمان کو لتاڑنا ضروری سمجھا جو آپ نے

بہت اچھے سے کیا۔ لیکن اگر نہیں ہو سکا تو وہ ہے آپ کے دعوے کا اثبات، آپ اس کے قریب سے بھی نہیں گزرے۔

- آپ کی اس دلیل پر بھی وہی گفتگو ہو گی جو سطورِ بالا میں آپ کی مذکور دلیل پہ ہوئی۔
- مزید بر آں:

اس آیہ مبارکہ میں وعدہ تو ہر متقی کے ساتھ ہے، پھر آپ صرف "ہر صحابئ نبی جنتی جنتی" کیوں کہتے ہیں؟ "ہر متقی جنتی جنتی" کا نعرہ لگوائیں تاکہ امت کے دیگر لوگ بھی اس میں شامل ہو سکیں۔

اور اگر آپ "ہر صحابئ نبی جنتی جنتی" نعرہ لگاتے ہیں اور "ہر متقی جنتی جنتی" سے گریزاں رہتے ہیں تو آپ پر وہی اعتراضات ہوں گے جن کا میں سطورِ بالا میں ذکر کر چکا۔

آپ نے مزید فرمایا:

یعنی عجیب، دیکھیے: کہتے ہیں: "ہر صحابئ نبی جنتی نہیں کہنا چاہیے"

ہم نے کہا: کیوں؟ صحابہ جنتی نہیں ہیں؟

کہنے لگا: نہیں نہیں جنتی ہیں لیکن امید رکھی جائے وہ جنتی ہیں۔

امید رکھی جائے۔۔۔

اس سطح پر آکر بات کرتا ہے۔ امید رکھی جائے جنتی ہے۔

ہاں جن کا نام لے کر حضور ﷺ نے جنتی کہا ہے نا قطعی طور پر انہی کا نام لے کر نعرہ لگایا جائے اور یہ کہا جائے کہ جناب وہ جنتی ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا:

کیا غوث اعظم غریب نواز حضور داتا صاحب تک تمام اولیاء اور پھر آگے آ جایئے امام زین العابدین امام باقر امام جعفر صادق سرکار موسی کاظم سرکار امام علی رضا۔بتا ان کا نام لے کر جنتی کہا گیا ہے؟

کہے گا نہیں۔

تو میں نے کہا: ان کا نعرہ جنتی ہونے کا لگائیں گے کہ نہیں لگائیں گے ؟اگر یہ نعرے سے تجھے تکلیف حضرت معاویہ کی ہو رہی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ ذرا کھل کر پھر بات کر۔اور کہے حضرت موسی کاظم کو جنتی نہیں کہا جائے گا معاذ اللہ ۔آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟پھر بول امام زین العابدین کو جنتی نہیں کہا جائے گا معاذ اللہ۔اگر یہ کہہ دیں تو ادھر کے تو پیسے گئے گئے ادھر کا تمن بھی جائے گا۔تو میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح امام جعفر صادق جنتی ہیں ۔امام جعفر صادق جنتی جنتی ۔امام زین العابدین جنتی جنتی۔امام باقر جنتی جنتی۔

جس نے جنت میں جانا ہے وہ نعرہ لگائے۔

ان کو اس نعرے کی حاجت نہیں یہ ہماری ترجمانی ہے میرے دوستو

امام زین العابدین جنتی جنتی۔امام باقر جنتی جنتی ۔امام جعفر صادق جنتی جنتی ۔امام موسی کاظم جنتی جنتی۔امام علی رضا جنتی جنتی۔امام تقی جنتی جنتی۔امام نقی جنتی جنتی۔امام حسن عسکری جنتی جنتی۔حضرت غوث اعظم جنتی جنتی۔حضرت غریب نواز جنتی جنتی۔حضرت بابا فرید جنتی جنتی۔

خود وہ بھی لگا رہا ہو گا۔

تو میں نے کہا: شرم کرو جب ان ہستیوں کے لیے یہ نعرہ منع نہیں اور خیر کی امید پر ہے تو پھر جلیل القدر صحابہ کے لیے نعرہ لگانا کہ ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔یہ کیا سازش ہے؟

اور سن لو مفتی صاحب! آپ نے یہ فتوی دے کر سنیت کی خدمت نہیں شیعوں کو خوش کیا ہے شیعوں کو خوش کیا ہے تیری اس تحقیق پر ہم لعنت بھیجتے ہیں کہ جس سے اہلِسنت کو نقصان اور شیعیت کو فائدہ پہنچا۔چمن تو نے کوئی چمن نہیں کھلائے تو نے اہلِسنت کی پیٹھ میں خنجر گھونپا ہے۔ان شاء اللہ گلی گلی تم جیسے چھپے رافضیوں کا مقابلہ ہو گا اور نعرہ لگایا جائے گا ہر

صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔ ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔

میری دست بستہ عرض:

حضور!

آپ اپنی یہ گفتگو اہلِ علم کو سنا کر ان سے پوچھ لیں کہ کیا اہلِ علم کے ہاں بابِ استدلال میں یہ گفتگو لائقِ ذکر ہے؟

حضور!

یہ تو قیاس خطابی کے تحت اندراج سے بھی عاری ہے، چہ جائیکہ آپ اسے "اثباتِ عقیدہ" کے باب میں لے کر آئیں جہاں "قیاسِ برہانی" اصل ہے۔

ایسی صورت میں آپ کے ان جملوں پر سامعین صرف واہ واہ ہی کر سکتے ہیں، رہی بات "اثباتِ مطلب" کی تو اس کے تو قریب سے بھی نہیں گزرتے۔

حضور!

نہ تو آپ دو مختلف نظریات کے بیچ فرق کر پا رہا ہیں، لگاتار خلطِ مبحث کیے جا رہے ہیں اور نہ ہی کوئی دلیل یا نقل پیش کر پڑھے ہیں۔ آپ کے سر غصب بلا ضرورت کا الزام میں پہلے ہی قائم ہو چکا ہے۔ اور اب میں آپ سے پوچھنا چاہوں گا کہ:

کسی بھی شخصیت کا نام لے کر اسے "جنتی جنتی" کہنے کا معیار کیا ہے؟

میرا آپ سے سوال ہے کہ: اہلِسنت کی فکر کے مطابق وضاحت فرمائیں کہ "کسی بھی شخصیت کا نام لے کر اسے جنتی کہنے کا معیار کیا ہے؟"

میں اس سوال کے جواب کا منتظر رہوں گا۔ اپنی مرضی سے جواب دینے کے بجائے اہلِسنت کی کسی لائقِ اعتماد کتاب کا حوالہ دیجیے گا۔۔۔!!! کسی اردو کتاب ہی کو لے لیجیے گا لیکن جواب دینے سے پہلے چند بار سوال ضرور پڑھ لیجیے گا۔۔۔!!!

حضور!

چودہ سو سال کے اہلِ سنت ایک پلیٹ فارم پہ کھڑے ہیں کہ

کسی بھی شخصیت کا نام لے کر اسے جنتی کہنے کا معیار رسول اللہ ﷺ کی شہادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جس کا نام لے کر اس کے جنتی ہونے یا اس کے ملزوم کی گواہی دی، محض اسی کو جنتی کہا جائے گا۔ محض اچھے اعمال اور نیکی کی بنیاد پر جنتی نہیں کہا جا سکتا۔

اور آپ اور آپ کے ساتھ چند لوگ جو نئے نئے نعرے ایجاد کرنے کے ماہر ہیں، وہ پوری اہلِسنت کی فکر کو مسخ کر کے اپنی ذاتی فکر مسلط کرنا چاہتے ہیں۔

- ✓ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انصار کے ایک بچے کو جنتی کہا تو رسول اللہ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔
- ✓ صحابیٔ رسول حضرت عثمان بن مظعون کو جنتی کہا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

- کیا یہ حضرات صحابہ میں داخل نہیں تھے؟
- حضرتِ عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالی عنہ پر صحابی کی تعریف صادق نہیں آتی؟

شیخِ محقق فرماتے ہیں:

فمن الاعتقادیات اعتقاد ان المؤمنین اہل الجنۃ والکافرین اہل النار من غیر قطع بذلک لاحد منہم بخصوصہ

یعنی: مؤمنین کو جنتی ماننا اور کفار کو دوزخی ماننا ان میں سے کسی مخصوص فرد کے لیے جنتی یا دوزخی ہونے کے یقین کے بغیر، اعتقادیات کے باب سے ہے۔

(تحقیق الاشارۃ تتمیم البشارۃ ص7)

شیخِ محقق کی گفتگو واضح ہے کہ اہلِ ایمان کو جنتی سمجھا جائے گا اور کفار کو جہنمی، لیکن یہ یقین "مخصوص افراد" کے لیے نہ ہو گا۔

اور جیسا ہم نے اوپر ذکر کیا کہ: "مخصوص فرد کو جنتی قرار دینے کے لیے شرط ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخصیت کا نام لے کر بالخصوص اس کے جنتی ہونے کی خبر دی ہو، بصورتِ دیگر ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم کسی کا نام لے کر اسے جنتی کہہ سکیں"

شیخِ محقق رحمہ اللہ تعالی اس شرط میں چھپے راز کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والسر فی اشتراط الاخبار والشہادۃ للخصوص ہو ما ذکرنا من اخذ قید الموت علی الایمان فی مفہوم الصحابی واعتبارہ فی ثبوت حقیقۃ الصحبۃ وتعذر معرفۃ ذلک الا باخبار من المخبر الصادق

یعنی: کسی صحابیٔ رسول ﷺ کو بالخصوص جنتی کہنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خبر و گواہی کے شرط ہونے میں راز وہ امر ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ:

صحابی کے مفہوم میں "ایمان پہ مرنا" ماخوذ ہے اور حقیقی صحبت کے ثبوت میں یہ چیز معتبر ہے۔ اور "ایمان پہ مرنے" کی معرفت بغیر مخبر صادق رسول اللہ

ﷺ کے بتانے کے متعذر ہے۔(لہذا جسے رسول اللہ ﷺ جنتی کہیں گے ہم بھی صرف اسی کو جنتی کہیں گے۔ اور اگر رسول اللہ ﷺ نے جنتی نہ کہا تو ہمیں جنتی کہنے کا اختیار نہیں۔)

(تحقیق الاشارۃ بتعمیم البشارۃ ص7)

علاوہ ازیں:

میں نے اس موقف پر اپنے رسالہ "موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" میں:

- ✓ رسول اللہ ﷺ کی تین حدیثیں
- ✓ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا فرمان
- ✓ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا فرمان
- ✓ حضرت امام سفیان ثوری کا فیصلہ
- ✓ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کا نظریہ
- ✓ امام ابو الحسن اشعری کا عقیدہ
- ✓ امامِ اہلسنت امام طحاوی رحمہ اللہ تعالی کی تین تصریحات
- ✓ علي بن المديني کی رائے
- ✓ امام بیہقی کا فیصلہ
- ✓ امام ابو الولید باجی مالکی کا نظریہ
- ✓ ابنِ عساکر کی تصریح
- ✓ امام ابن بطال

- ✓ امام ابن ملقن
- ✓ علامہ زین الدین عراقی
- ✓ علامہ سیوطی
- ✓ علامہ قسطلانی رحمہم اللہ تعالی کی تصریحات
- ✓ صاحبِ مرقاۃ المفاتیح
- ✓ صاحبِ مشارق الانوار الوھاجۃ ومطالع الاسرار البھاجۃ
- ✓ صاحبِ البحر المحیط الثجاج کی تصریحات
- ✓ ابن الملک حنفی کی رائے
- ✓ امام محمد بن بدر الدین بن بلبان الدمشقي حنبلی کا نظریہ
- ✓ امام ابو طالب مکی کا موقف
- ✓ امام ابو محمد تقی الدین مقدسی کا عقیدہ
- ✓ امام ابنِ قدامہ کا نظریہ
- ✓ "الوافی فی اختصار شرح عقیدۃ ابی جعفر الطحاوی" سے پانچ تصریحات
- ✓ شجاع الدین ترکستاني کی تصریح
- ✓ علامہ ابو حفص حنفی کی تصریح
- ✓ یوسف بن حسن بن عبد الھادي المبرد کی رائے

پیش کی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کی تین حدیثیں اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی

عنہا اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے فرامین چھپے ہوئے رفض کی ترجمانی کر رہے ہیں یا نہیں؟

نیز یہ لگ بھگ تیس ائمۂ دین چھپے ہوئے رافضی ہیں یا نہیں؟

اگر آپ کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں اور فرامینِ ام المؤمنین و ابن عباس چھپے ہوئے رفض کے ترجمان اور یہ ائمہ وعلماء حضرات بھی چھپے ہوئے رافضی ہیں تو پھر مجھے رفض کا فتوی قبول ہے۔

اور اگر آپ ان حضراتِ ائمہ کو چھپے ہوئے رافضی نہیں سمجھتے لیکن چمن زمان کو چھپا ہوا رافضی سمجھتے ہیں تو آپ کو واضح کرنا ہو گا کہ ان حضراتِ ائمہ اور چمن زمان کی فکر میں کونسا فرق ہے کہ یہی بات ان ائمۂ دین نے کی تو وہ ائمۂ اہلِسنت قرار پائے اور اسی بات کو چمن زمان نے انہی ائمہ کے حوالے سے نقل کیا لیکن چمن زمان چھپا ہوا رافضی بن گیا؟

حضور!

مجھے رافضی کہنے میں آپ اکیلے نہیں۔ سعودی ریالوں پہ پلنے والے ناصبی فکر اور دشمنانِ آلِ رسول ﷺ سبھی پچھلے آٹھ ماہ سے مجھے رافضی قرار دے رہے ہیں۔ اور میرا جرم یہ ہے کہ میں نے آپ کی امی جان جگر گوشۂ رسول ﷺ کی بے ادبی کو برداشت نہیں کیا۔ جب کسی صحابی کی، حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی گستاخی ہوئی تو میں نے وہاں بھی اپنا کردار اداء کرنے کی کوشش کی۔ دفاعِ صحابہ میں میرے درجنوں خطابات اور تحریریں موجود ہیں لیکن اس وقت تک میں سنی تھا۔

جیسے ہی میں نے آپ کی امی جان کی گستاخی کے خلاف آواز کھولی توہیں رافضی بن گیا۔

قبلہ!

میرا رفض فقط اتنا ہے کہ آپ کی امی جان کی بے ادبی سن کر کسی مصلحت کا شکار نہ ہوا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ آپ جیسے لوگ سالارِ قافلہ بنتے اور ہم جیسے لوگ آپ اور دیگر ساداتِ کرام کی قیادت میں صحابہ کا بھی دفاع کرتے اور جگر گوشۂ رسول کی نوکری بھی بجالاتے۔ لیکن آپ نہ جانے کن مصلحتوں کا شکار ہو کر انہی لوگوں کے خلاف محاذ کھولے بیٹھے ہیں جو آپ کی امی جان کے گستاخ کے خلاف صف آراء ہیں۔ کبھی آپ انہیں رافضی قرار دیتے ہیں کبھی ایرانی مال خور کہتے ہیں۔ کبھی گستاخِ صحابہ قرار دیتے ہیں۔

حضور!

آپ جس سنیت کا حصہ ہیں وہ سنیت وہ ہے جو جگر گوشۂ رسول ﷺ کی گستاخی کے بعد افضلیتِ صدیقِ اکبر کانفرنسز کا انعقاد کر رہی ہے۔

یہ وہ سنیت ہے جن کی حضرت معاویہ سے وہ ہمدردیاں ہیں جو سیدنا صدیقِ اکبر کے ساتھ بھی نہیں، لیکن خانوادۂ رسول کے لیے ان کے پاس کوئی ہمدردی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کو مجھ جیسوں کی سنیت میں چھپا ہوا رفض دکھائی دیتا ہے۔

لیکن عجیب بات دیکھیے کہ:

جس چیز کو آپ نے رفض قرار دیا اور پھر حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لے کر سادہ لوح سنی مسلمانوں کو جذباتی کرنا چاہا، حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ

تعالیٰ عنہ خود بھی اسی رفض کے قائل ہیں، فرماتے ہیں:

وأهل السنة أجمعوا على ---ألا ينزلوا أحدًا من أهل القبلة بجنة ولا نار، مطيعًا كان أو عاصيًا، رشيدًا كان أو غاويًا أو عاتيًا إلا أن يطلع منه على بدعة وضلالة.

اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ اہلِ قبلہ میں سے کسی کو نہ جنتی قرار دیں گے اور نہ ہی دوزخی۔ فرمانبردار ہو یا نافرمان، راہِ راست پہ ہو یا بھٹکا ہوا یا سرکش---سوائے اس کے کہ اس کی کسی بدعت و گمراہی کی اطلاع ہو۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق 1/164)

حضور!

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اہلِ سنت کا اجماع ہے"

اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ آپ نے کس رائے کو اپنانا ہے؟ "اہلِ سنت کے اجماعی نظریہ" کی پیروی کرنی ہے یا چند نعرے بچانے کے لیے "اجماع" کی حدیں پھلانگ کر باہر نکلنا ہے---!!!

آپ نے مزید فرمایا:

تو میں نے کہا میری بات آپ سن لیں۔ اگر اس سے مراد نعرہ

حضرت امیر معاویہ کے جنتی کا لگا ہے

توجہ ہے آپ کی میرے دوستو؟

اگر اس سے مراد کسی کے لیے یہ پریشانی کھڑی ہو رہی ہے کہ

حضرت امیر معاویہ کو جنتی کہہ دیا گیا اور ان کے لیے جنتی ہونے کا نعرہ لگ گیا ہے کیونکہ جب نعرہ لگایا گیا۔ کیونکہ جب نعرہ لگایا گیا ہے بزرگوں کی جانب سے دیگر اہلسنت کی جانب سے کہ ہر صحابئ نبی جنتی جنتی۔

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

آپ کا بار بار خلطِ مبحث کرتے ہوئے حضرت معاویہ کی جانب بات کو کھینچ کر لانا صاف صاف بتا رہا ہے کہ:

اصل تڑپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے ہے۔ آپ صحابئ رسول ﷺ کے لیے تڑپیں۔ ہم بھی تڑپتے ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بے ادبی نہ برداشت کی نہ کرتے ہیں، نہ کریں گے۔ لیکن ناحق نہ تڑپیں۔ آپ جس درخت کی چھاؤں میں بیٹھے ہیں اسے **شجرۂ غلو** کہا جاتا ہے۔

نظریاتِ اہلِسنت طے شدہ ہیں، آپ کے پڑوسیوں کے رحم و کرم پر نہیں کہ جب چاہیں جسے چاہیں اہلِسنت کا نظریہ بنا کر ہمارے سروں پر تھونپ دیں۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی بابت اہلِسنت کا نظریہ ہے:

وَنُحِبُّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا نُفَرِّطُ فِي حُبِّ أَحَدٍ مِنْهُمْ

یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کی محبت میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

(عقیدۃ طحاویۃ ص81)

لیکن آپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں جس چیز کا شکار ہیں اسے "حد سے تجاوز" کہا جاتا ہے۔

کیونکہ: جب "موقف اہلِ السنۃ" میں اس بات کی تصریح کر دی کہ:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بشمول حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ صرف چند افرادِ امت کی سی حیثیت نہیں رکھتے، بلکہ قرآن وحدیث اور پوری شریعتِ مقدسہ کے رُوات ہیں۔ ان حضرات پہ طعن صرف ان تک محدود نہیں رہتا بلکہ شرع شریف پہ طعن بنتا ہے۔

اسی میں ہے:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہمارے سردار ہیں اور ان پہ طعن کو ہم "کارِ فُجّار" شمار کرتے ہیں۔

(موقف اہلِ السنۃ ص3)

لیکن پھر بھی آپ بات کو کھینچ کھینچ کر حضرت معاویہ کی جانب لے کر جا رہے ہیں یہ غلو نہیں تو اور کیا ہے؟

اگر آپ کہیں کہ اس رسالے میں "حضرت معاویہ جنتی جنتی" پہ گفتگو کی گئی ہے اس لیے آپ ہر بات کو کھینچ کر حضرت معاویہ تک لے کے جا رہے ہیں۔۔

تو میں دست بستہ عرض کروں گا کہ:

- گفتگو تو "ابو سفیان بھی جنتی جنتی" پر بھی کی گئی ہے۔۔۔ پھر آپ اس پر اتنے جذباتی کیوں نہیں ہو رہے؟ ہر بات کو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی

جانب ہی کیوں کھینچ رہے ہیں؟

- اور سچ یہ ہے کہ: گفتگو "کلیہ اور ضابطہ" پہ کی گئی ہے، یہ نعرے بطورِ مثال پیش کیے گئے ہیں۔

اور مثال پہ ایڑی چوٹی کا زور لگانا اہلِ علم کے ہاں بہت بڑی نادانی ہے۔ یہ محض مناقشہ ہے جو زیادہ سے زیادہ اس مثال کے حق میں مفید یا مضر ہو سکتا ہے، اس سے ضابطہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہی وجہ ہے کہ محصلین کے ہاں مثالوں پر مناقشے پسند نہیں کیے جاتے۔

لیکن چونکہ آپ کی گفتگو سے لگتا ہی نہیں کہ آپ کو ضابطہ سے غرض ہے۔آپ کی گفتگو تو صریح ہے کہ آپ اس مثال کو ثابت کرنے کے در پے ہیں، ضابطہ جائے بھاڑ میں لیکن مثال ثابت ہونی چاہیے۔

حضور!

جب فکرِ اہلِسنت کے ترجمان اصولِ بحث سے غفلت کے اس نقطہ پہ پہنچ جائیں تو سوائے خون رونے کے اور کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

آپ نے مزید فرمایا:

تو میرے دوستو بزرگو!

جب نیکوکاروں سے زیادہ خیر ان کے پاس ہے اور ان سے جنتی ہونے کی امید رکھنا ہے تو کیا یہ بات کرنا کہ ہمیں امید ہے کہ وہ

جنتی ہوں گے۔

تو میں نے کہا: پگلے یہی تو ہم کہہ رہے ہیں ہر صحابی جنتی جنتی۔

اور کیا کہہ رہے ہیں ؟ توجہ ہے آپ کی ؟

میری دست بستہ عرض:

قبلہ !

آپ کے یہ جملے سن کر میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔!!!

حیرت کی بات ہے!!!

آپ پوری امت کو رافضی بنانے چلے ہیں لیکن آپ کو یہ بھی اندازہ نہیں کہ عقیدہ کا کم از کم درجہ تصدیق ہے جبکہ "امید" بابِ انشاء سے ہے اور وہ تصور کی قسم ہے۔ اور تصور کی بھی ایسی قسم جو تصدیق سے چار درجہ نیچے ہے۔اور اگر تصدیقِ یقینی تک جائیں جو "عقیدہ" میں اصل ہے جب تو مزید کئی درجات کا فرق پڑ جاتا ہے۔۔۔!!!

حضور!

میں آسان الفاظ میں عرض کرتا ہوں؛

- آپ سارے صحابہ کے جنتی ہونے کی امید رکھتے ہیں ؟
- یا سارے صحابہ کے از اولِ امر بلا حساب و کتاب جنتی ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں ؟

اگر آپ محض امید رکھتے ہیں تو پھر "جنتی جنتی" ہونے کا نعرہ کیوں لگاتے ہیں ؟

اور آدھا گھنٹہ اس پہ استدلال کیوں کیا؟جبکہ آپ کو اس کی تصدیق ہی حاصل

نہیں۔۔۔!!!

اور اگر عقیدہ رکھتے ہیں اور یقیناً عقیدہ رکھتے ہیں تو یہاں آ کر آپ اپنا موقف بھول کیوں گئے؟ اپنے عقیدہ کو تصدیق سے نکال کر تصور کے درجۂ رجاء تک کیوں گرا دیا؟

قبلہ!

گستاخی معاف!

آپ کی آواز ہم جیسوں کی آواز سے زیادہ دور جاتی ہے۔لہٰذا سوچ سمجھ کر کلام فرمایا کریں۔جب آپ کی گفتگو اندھے مقلدین کی محفل سے نکل کر ناقدین تک پہنچتی ہے تو آپ جس فکر کی ترجمانی کر رہے ہیں، ان کے لیے سخت رسوائی کا سبب بنتی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا:

اب دیکھیں۔اتنا مروڑ آیا اس نعرے سے۔بزرگوں نے لگایا سارے لوگوں نے لگایا مروڑ آگیا تو پورا فتوی لکھ دیا۔

میں نے کہا: ہر صحابیٔ نبی جنتی سے چڑنے سے مراد جن کا نام لیا گیا تھا آپ کو اس پر اعتراض ہے؟

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

یہ آپ کا ذاتی فہم ہے کہ دو مختلف بحثوں میں فرق نہیں کر پا رہے اور ساری گفتگو میں خلطِ مبحث فرماتے رہے۔ ورنہ "ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی" اور علی التعیین کسی بھی

شخصیت کا نام لے کر جنتی کہنا دو بالکل الگ بحثیں ہیں۔ ان میں آپس میں کوئی جوڑ نہیں۔

آپ نے مزید فرمایا:

کہا کہ ابو بکر صدیق جنتی حضرت عمر جنتی حضرت عثمان جنتی حضرت علی جنتی حضرت حسن جنتی حضرت حسین جنتی۔ کہنے لگے وہ تو متعین ہیں۔ میں نے کہا: ساتھ میں یہ کہا گیا نا سارے صحابہ کے ساتھ بالترتیب جو سب کے درجے اور منزلت ہے قبل فتح اور بعد فتح جنتی۔ حضرت معاویہ جنتی۔

میں نے کہا: اگر حضرت معاویہ کے لیے جنتی کا نام نہیں لکھا جا سکتا تو تو نے خود اپنے فتوے میں رضی اللہ تعالی عنہ کیوں لکھا؟

نہیں لکھتا نا رضی اللہ تعالی عنہ

کیونکہ: اللہ راضی ہوا ان سے۔

کہتے ہیں: وہ امید ہے۔

میں نے کہا: جب تجھے یقین نہیں ہے تو پھر کیوں نعرہ لگا رہا ہے؟

تو جب رضی اللہ تعالی عنہ کہہ رہا ہے۔

تو یہی "رضی اللہ "کا ترجمہ ہو گا" جنتی جنتی جنتی"۔ ہر صحابئ نبی جنتی جنتی۔ اوئے نعرہ لگاؤ سنیو یہ جہاد کا وقت ہے: ہر صحابئ نبی جنتی جنتی۔ ہر صحابئ نبی جنتی جنتی۔

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں آپ کی اس گفتگو پہ تبصرہ کرسکوں۔ادب کھل کر گفتگو کرنے سے مانع ہے ورنہ یقین جانیے کہ"خون رونے کا مقام ہے"

وہ شخصیت جنہیں" ضیغمِ اہلِسنت" اور نہ جانے کیا کیا القاب دیئے جاتے ہیں۔۔۔جو آئے دن علماء کو سنیت سے خارج کرتے رہتے ہیں۔۔۔انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ "رضی اللہ تعالی عنہ" کے معنی کیا ہیں؟؟؟

حضور!

یقین جانیے مجھے سخت حیرت اور انتہائی دکھ ہوا۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کیا عرض کروں۔۔۔؟؟؟

حضور!

جب آپ حضرت معاویہ یا دیگر صحابہ کے ناموں کے ساتھ مذکور"رضی اللہ تعالی عنہ" کے معنی سمجھتے ہیں:"اللہ ان سے راضی ہوا"تو پھر آپ سے گفتگو کی ہی نہیں جا سکتی۔۔۔!!!

اور حیرت ہے آپ کے فالوورز پہ کہ کیسے طمطراق سے آپ کی گفتگو پوری دنیا میں وائرل کرنے کے لیے جتے پڑے ہیں اور اتنا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی نہیں کہ

"یہ گفتگو حضور کی سخت بدنامی کا باعث ہے۔"

اس سے زائد میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

بعد ازاں:

آپ نے ساری گفتگو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے کی۔ آپ نے فرمایا:

جنابِ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں میرے دوستو بزرگو میں آپ کے سامنے پہلے ایک بات عرض کردیتا ہوں۔ یہ سرکار پیر مہر علی شاہ صاحب کی دوسری مبارک کتاب ہے۔

بعد ازاں کاتبانِ رسول ﷺ کے نام پڑھتے ہوئے آپ نے فرمایا:

عامر بن فِہیرہ

جی ہاں قبلہ!

آپ نے فُہَیرۃ کو فِہیرہ ہی پڑھا تھا۔ آپ اپنی ریکارڈنگ کو دوبارہ سن لیں اور ہو سکے تو اس قسم کے الفاظ کٹوا کر اسے شیئر کروائیں۔

پھر آپ نے فرمایا:

حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے حضرت امیر معاویہ کو کاتبانِ رسول اللہ ﷺ میں شمار کیا۔

پھر آپ نے حضرت علامہ مفتی فیض صاحب کا حاشیہ بھی پڑھا

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ وہ فتحِ مکہ سے پہلے اسلام لا چکے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اس کا جواب میں دوسری کتاب سے

دوں گا۔ صرف ادھر اتنا سنو کہ وہ فتح مکہ سے پہلے ایمان لا چکے

تھے اور آنجناب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطوط وفرامین کی

کتابت بھی کرتے تھے۔ بولو سبحان اللہ

بعض کے نزدیک کاتبِ وحی بھی رہے۔ اور حضور ﷺ نے

ان کے متعلق دعا فرمائی تھی کہ خداوند معاویہ کو کتابت وحساب

کا علم عطا فرما۔ اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔

ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی

ان پر بھی حکم لگانا۔ ان پر بھی۔

میری دست بستہ عرض:

حضور!

یہ کیا ہے؟؟؟ یہ استدلال کی کونسی قسم ہے؟

قیاس ہے؟ استقراء ہے؟ تمثیل ہے؟ یا کوئی چوتھی قسم ہے؟

کلی سے جزئی پر استدلال ہوتا ہے۔ جزئی سے دوسری جزئی پر استدلال ہوتا ہے۔

جزئیاتِ کثیرہ سے کلی پر استدلال ہوتا ہے۔

لیکن یہ کونسا استدلال ہے کہ:

کلی کے ایک فرد سے پوری کلی پر استدلال ہو رہا ہے؟؟؟

حضور!

یوں لگتا ہے کہ ہمیں اپنی ساری کتابیں دریا برد کر کے آپ کی شاگردی کرنا پڑے گی

تاکہ نئی انواع واقسام کے استدلالات سے واقفیت ہو سکے۔ ورنہ آپ کے استدلالات پہ تو تاریخِ انسانی کے سارے استدلالات دم توڑ چکے ہیں۔

آپ استدلال کر رہے ہیں:

اور حضور ﷺ نے ان کے متعلق دعا فرمائی تھی کہ خداوند معاویہ کو کتابت وحساب کا علم عطا فرما۔ اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔

اور نتیجہ نکال رہے ہیں:

ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی۔

اور پھر مجھے فرمارہے ہیں:

ان پر بھی حکم لگانا۔ان پر بھی۔۔۔!!!

اب میں ان پہ کیا حکم لگاؤں ؟؟؟

میں تو آپ کا طرزِ استدلال دیکھ کر ہی سر پیٹ کر رہ گیا ہوں۔

اب آپ ہی حکم لگائیں کیونکہ آپ کو حکم لگاتے دیر بھی نہیں لگتی اور آپ دلیل کے محتاج بھی نہیں ہوتے۔لہذا یہ مہربانی آپ خود فرمائیں۔

آپ نے مزید فرمایا:

وہ بیچارے شریف آدمی ہیں حضرت الیاس قادری صاحب تم ان پر جناب شور مچارہے ہو تو ادھر بھی ذرا آنا ناہمت کرنا ادھر آنا۔اور میں کہتا ہوں یقینا حضرت مولانا الیاس قادری صاحب

دامت برکاتہم العالیہ نے بہت حق نعرہ لگایاحق نعرہ لگایا۔اہلسنت کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ہر صحابیؑ نبی جنتی جنتی۔اللہ ان کو اس کا اجر دے ان کو سلامت رکھے درازیٔ عمر دے ان کو۔

میری دست بستہ عرض:

حضرت مولانا الیاس قادری صاحب کے لیے آپ کی دعا پر میں بھی' آمین" کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کریم آپ کو اس دعا پر استقامت عطا فرمائے۔

آپ نے مزید فرمایا:

میرے دوستو بزر گو!دیکھیں کیا بات کرتے ہیں!مفتی فیض صاحب لکھتے ہیں: اور حضرت مؤلف یعنی پیر مہر علی شاہ صاحب نے مطلق کتابت کرنے والوں میں شمار کیا جیسا کہ شیخِ اکبر محیی الدین ابن عربی۔

ارطغرل کا ڈرامہ دیکھ رہے ہو؟

اس میں شیخِ اکبر کا نام سنا ہے نا؟

یہ غوثِ اعظم کے بیٹے لگتے ہیں۔

بولو نا سبحان اللہ

میری دست بستہ عرض:

قبلہ !جب آپ دینی خطابات میں ڈراموں کی ترغیبیں دیں گے تو پھر قوم کا اللہ حافظ

ہے۔اور پھر اس پہ یہ بھی فرمایا: بولو نا سبحان اللہ!(انا للہ وانا الیہ راجعون)

آپ نے مزید فرمایا:

حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں:

جیسے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب نمبر 69 میں حضرت معاویہ کے متعلق لکھتے ہیں:

كاتبِ رسولِ الله وصَہرُہٗ وخَالَ المُؤْمِنین

میری دست بستہ عرض:

جی ہاں قبلہ!

آپ اپنی ریکارڈنگ پھر سن لیجیے! یہ حیرت ناک عبارت آپ ہی کی زبان مبارک سے نکلی ہے:

كاتبِ رسولِ الله وصَہرُہٗ وخَالَ المُؤْمِنین

معطوف علیہ مجرور، معطوفِ اول مرفوع اور معطوفِ ثانی منصوب۔

مجھے یقین ہے کہ اگر آج سیبویہ زندہ ہوتے تو خودکشی کر لیتے مگر اس عبارت کو حل نہ کر پاتے۔

آپ نے مزید فرمایا:

کہ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے کاتب اور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے برادرِ نسبتی ہونے پر مؤمنوں کے ماموں ٹھہرے۔کیونکہ ان کی ہمشیرہ اور بہن حضرت ام المؤمنین

حضرت ام حبیبہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی زوجۂ محترمہ تھیں۔
یہ بات گولڑہ مقدسہ سے چھپ کر آئی۔ صرف ادھر کیوں
ٹارگٹ کر رہے ہیں جناب۔ اس طرح بھی کچھ اشارہ کریں۔ تو یہ
بات چاہے کراچی سے آئی ہو چاہے گولڑہ سے آئی ہو بات ہے
ہی یہ مدینے کی۔
بولو سبحان اللہ۔ بولو سبحان اللہ۔ محبت سے کہو نا سبحان اللہ۔

میری دست بستہ عرض:

حضور نے جو باتیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ذکر کی ہیں وہ ہمیں تسلیم ہیں لیکن اس سے کیا ثابت ہو رہا ہے؟

- ہر صحابئ نبی جنتی جنتی؟
- یا کچھ اور؟

بات دو دعووں پر ہو رہی ہے اور آپ کی گفتگو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض مناقب سے متعلق ہے۔ ان مناقب سے کیا لازم آرہا ہے؟

ہر صحابی کا جنتی ہونا یا مخصوص شخصیات کا نام لے کر اپنی مرضی سے جنت کا سرٹیفیکیٹ دینا؟

قبلہ!

اگر آپ کے استدلالات ایسے ہی چلیں گے تو پھر ہر میدان آپ ہی جیتیں گے۔ کسی کی مجال نہیں کہ وہ آپ سے جیت سکے۔۔۔!!!

آپ نے مزید فرمایا:

یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے خواجہ پیر نصیر الدین نصیرصاحب
کی نام ونسب۔ صفحہ 525
اگر حضرت علی کفرِ معاویہ کے قائل ہوتے تو ایک کافر کے
ساتھ تحکیم یعنی فیصلے پر کیسے رضا مند ہو سکتے تھے؟ آپ تو یہی
فرماتے رہے
اَخُونا بَغُوا علینا

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

یہ مبارک الفاظ بھی آپ ہی کے ہیں۔ آپ اپنی گفتگو کو دوبارہ سن لیں، آپ ماضی کا صیغہ بھی درست نہیں پڑھ پائے۔ کوشش کریں کہ جہاں جہاں یہ خطاب شیئر ہوا ہے وہاں سے ڈیلیٹ کروا کر اس کے بعد اس قسم کی اغلاط کو حذف کرنے کے بعد اسے دوبارہ شیئر کریں۔ ورنہ ہمارے عامہ الی والے کے طلبہ بھی جانتے ہیں کہ یہ:

بَغُوْا نہیں بَغَوْا ہے۔

لیکن چونکہ آپ کی ساری توجہ چمن زمان کو چھپا ہوا رافضی ثابت کرنے اور اس کی تحقیق پہ لعنت بھیجنے کی طرف مبذول تھی اس لیے آپ کیا پڑھ رہے ہیں، اس کی آپ نے سرے سے پرواہ ہی نہ کی۔

آپ نے مزید فرمایا:

ہمارے بھائی نے ہمارے خلاف بغاوت کر دی۔ آیت ہے: انما المؤمنون اخوۃ۔ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کے ماتحت تو صرف افراد ہی کو بھائی کہا جاتا ہے تو صرف مسلمان افراد ہی کو بھائی کہا جاتا ہے کافر کو تو نہیں۔

پیر صاحب آگے لکھتے ہیں: ثابت ہوا کہ حضرت علی کی نظر میں جنابِ معاویہ مسلمان تھے۔ اور آپ کو ان کے ایمان پر قطعی شبہ نہ تھا۔

پھر حضور نے مجھے مخاطب بناتے ہوئے فرمایا:

تو تجھے کیوں ہو گیا؟؟؟

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

یہ سارا پڑھ کر آپ نے کیا ثابت کیا؟ اور دعوی کیا تھا؟

قبلہ!

دکھ کی بات ہے! جب منبر پہ بیٹھ کر اس قدر تلبیس سے کام لیا جائے گا تو گمراہی سے کون بچے گا؟ میں نے اپنے رسالہ میں دسیوں ائمۂ دین کی تصریحات پیش کیں اور آپ نے صرف اتنا پڑھ لیا کہ:

"حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاویہ کو مسلمان سمجھتے تھے"

کیا صرف اتنا پڑھ لینے سے "ہر صحابئ نبی جنتی جنتی" ثابت ہو گیا؟؟؟

اور آپ کو کس نے کہا کہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان کے بارے میں مجھے شک ہے؟

حضور!

یہ جملے آپ صرف اور صرف لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کے لیے فرما رہے ہیں

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی شخصیت کے بارے میں ذرہ بھر بھی دل میں انقباض ہو۔

حضرت سیدنا مولا علی مشکل کشا شیر خدا کے ساتھ حضرت معاویہ کے جو بھی معاملات ہوئے، ان میں حق مولا علی کے ساتھ مانتا ہوں اور یہی اہلسنت کی فکر ہے۔

رہی بات حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی تو آپ کو صحابئ رسول، کاتبِ رسول اور فاضل صحابہ سے جانتا ہوں۔ پچھلے بیس سال سے صحابہٴ کرام اور بالخصوص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دفاع میں مصروف ہوں۔

لیکن آج جب جگر گوشہٴ رسول ﷺ کو نوکری کے لیے کھڑا ہوا ہوں تو آپ جیسے مہربانوں نے رافضی بنا دیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ کے ہمنواؤں کے پاس خانوادہٴ رسول ﷺ کے لیے کوئی ہمدردی نہیں۔۔۔ یا شاید۔۔۔۔ چپ کر مہر علی ایتھے جانئیں اور بولنڑ دی۔

حضور!

آپ کے طرزِ گفتگو پہ دکھ ہوا ہے۔۔۔ لوگوں کی جھوٹی ہمدردیاں حاصل کرنے کے

لیے آپ ناحق بہتان پہ بہتان باندھے جا رہے ہیں۔۔۔

قبلہ!

بات اگر صرف میری ذات تک کی ہو تو سادات کے سامنے مجھ جیسوں کی کوئی اوقات نہیں، لیکن یہاں معاملہ اہلِسنت کی فکر کا ہے۔ اور آپ اپنے من گھڑت نعروں کو بچانے کے لیے اہلِسنت کی فکر پہ شب خون مارنا چاہ رہے ہیں۔

خدارا!

اپنے نانا کی امت پہ رحم کھایئے!!!

یہ نعرے کل کی ایجاد ہیں اور جو فکر میں نے ذکر کی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے شروع ہو کر چودہ سو سال تک اہلِسنت کی فکر رہی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا:

یہ پیر نصیر الدین صاحب نصیر لکھ رہے ہیں۔ یہ ان کی کتاب ہے نام ونسب۔ صفحہ نمبر ہے اس کا 525 سے پڑھتا ہوا میں آگے آیا ہوں

تھوڑی زحمت گوارا کریں اور یہ چند حقائق آج کی شب تھوڑا پڑھنے دیں ہمیں۔

لکھتے ہیں: جناب خواجہ پیر نصیر الدین نصیر صاحب:

ثابت ہوا کہ حضرت علی کی نظر میں جنابِ معاویہ مسلمان تھے۔ اور آپ کو ان کے ایمان پر قطعا کوئی شبہ نہ تھا۔ ورنہ ان کا

کہیں نا کہیں اظہار ضرور فرماتے۔ ہاں شیعہ حضرات نے کوئی
روایت گھڑی ہو تو کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہم نے تو آج تک تاریخ
کے حوالے سے کوئی ایسا جملہ نہ پڑھا نہ سنا جس میں حضرت علی
جنابِ معاویہ کے کفر کے قائل ہوں۔

صفحہ نمبر529:

یہاں تک تو سارے سنی مفسرین اور مُتَرَجِّمین ۔۔۔

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

آپ نے مُتَرْجِمین کو مُتَرَجِّمین ہی پڑھا تھا۔ اگر میری بات کا یقین نہ ہو تو اپنی ریکارڈنگ دوبارہ سن لیجیے اور اس قسم کے الفاظ کٹوا کر شیئر کیجیے۔

آپ نے فرمایا:

یہاں تک تو سارے سنی مفسرین اور مُتَرَجِّمین کا ذکر کیا گیا
چونکہ یوم فتح سے مراد فتح مکہ کا دن زیادہ تر انہی ذہنوں کا کام ہے
جن میں عناصرِ شیعت بدرجہ اتم موجود ہے۔ کیونکہ حضرت
معاویہ فتح مکہ نہیں فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ پیر صاحب اسی
کو یہاں پر لا رہے ہیں۔ فرمایا جو فتح مکہ مراد لیتے ہیں ان کے
ذہنوں کے اندر شیعت کے جناسر۔۔۔

فرماتے ہیں: اس لیے ایسے ہی لوگ جنابِ معاویہ کو دائرۂ اسلام

سے خارج ثابت کرنے کے بعد ان پر دروازۂ گالی گلوچ سب وشتم کھولنے کے جواز کو تلاش کرتے ہیں کیونکہ جب تک وہ صحابی رہیں ان کو کھلے بندوں گالیاں دینا رسالت مآب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد اللہ اللہ فی اصحابی اور آپ کے دوسرے ارشاد کی سراسر نافرمانی کا باعث بنتا ہے ۔ اسی لیے ایسے ذہن جنابِ معاویہ کو دائرۂ صحابیت ہی سے نکالنے کے لیے ان کا کفر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ تقدس صحابیت کی دیوار گر جائے اور خرافات کی راہ ہموار ہو سکے مگر یہ ان کی کج فہمی کم علمی اور محض تعصب ہے انہیں دائرۂ صحابیت سے کسی طرح بھی خارج کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہ گولڑہ شریف کی گواہی ہے۔

بولو نا سبحان اللہ۔ محبت سے کہیں سبحان اللہ۔

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

سطورِ بالا سے "ہر صحابئ نبی جنتی جنتی" کو ثابت کرنا حضور کا ہی کمال ہے۔ ورنہ اس میں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی منقبت تو نظر آ رہی ہے لیکن جن دو دعووں پر ہماری گفتگو چل رہی ہے، آپ کی یہ ساری تقریر اس کے قریب سے بھی نہیں گزری۔

آپ نے مزید فرمایا:

میرے دوستو بزرگو

اب میں آپ کے سامنے ایک حدیث پڑھتا ہوں غور کیجیے۔میرے سامنے اس وقت صحیح بخاری شریف موجود ہے۔بولیے سبحان اللہ۔محبت سے کہیے سبحان اللہ۔ صحیح بخاری شریف میرے سامنے موجود ہے رقم الحدیث ہے2924

حدیث کے الفاظ ہیں:عن ام حرام بنت ملحان

حضرت انس بن مالک کی خالہ جان اور سرکار ﷺ کی رضاعی خالہ سیدہ ام حرام بنت ملحان کہتی ہیں کہ:أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ

يَقُولُ: حضور ﷺ یہ فرمارہے تھے

أَوَّلَ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ البَحْرَ

میری دست بستہ عرض:

جی ہاں قبلہ!

آپ نے "أَوَّلُ جَيْشٍ" کو "أَوَّلَ جَيْشٍ" ہی پڑھا۔حالانکہ یہ مبتداء ہے اور ہمارے مدارس میں نحو میر پڑھتے ہوئے ہی طالبِ علم کو بتادیا جاتا ہے کہ "مبتداء مرفوع ہوتا ہے"۔لیکن چونکہ حضور کی مکمل نظر چمن زمان کی چھپی ہوئی رافضیت کو ڈھونڈ کر نکالنے پہ تھی اس لیے حدیث پاک کے الفاظ سے بھی توجہ ہٹ گئی تھی اور جو مسئلہ

پہلے درجے کا طالبِ علم جانتا ہے اس میں بھی حضور سے تسامح ہو گیا۔

لیکن میری درخواست ہے کہ: اپنی سوشل میڈیا ٹیم کو حکم فرما کر ان ویڈیوز کی اصلاح فرمایئے تاکہ حضور کی بدنامی کا باعث نہ بنیں۔

بہر حال آپ نے فرمایا:

أَوَّلَ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ

میری امت کا پہلا لشکر جو سمندروں پر جا کر جہاد کرے گا

قَدْ أَوْجَبُوا

اللہ نے اسے جنت دے دی اور بخش دیا۔

ٹھیک ہے جی؟

صحیح بخاری شریف۔ ام حرام بنت ملحان کہتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے میری امت میں سے

اول جیش یغزون البحر

جو سمندروں پر اپنے لشکر کو لے کر جائے گا اور جہاد کرے گا

قَدْ أَوْجَبُوا

جمع کا صیغہ ہے:

سارے صحابی جنتی

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

یہ حدیث بھی تسلیم اور اس حدیث میں غزاۃِ بحر کے لیے بیان کردہ بشارت بھی تسلیم

اور اس بشارت کا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی کے مناقب سے شمار ہونا بھی تسلیم۔لیکن یہ تو بتائیے کہ:

حدیث پڑھ رہے ہیں:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا

میری امت کا پہلا وہ لشکر جو بحری جہاد کریں گے،انہوں نے اپنے آپ کے لیے جنت واجب کر لی۔

اور نتیجہ نکال رہے ہیں:

جمع کا صیغہ ہے۔سارے صحابی جنتی۔

قبلہ!

کیا پہلا بحری جہاد سارے صحابہ نے مل کر کیا تھا؟

اگر نہیں اور یقینا نہیں تو پھر یہ کس قسم کا استدلال ہے کہ حدیث پاک پہلے بحری لشکر کے لیے جنت کی نوید سنا رہی ہے اور حضور اس سے سارے صحابہ کے جنتی ہونے کا نتیجہ اخذ کر رہے ہیں؟؟؟

یقین جانیے کہ: پچھلے انیس سال سے میں فنون کی تدریس میں مصروف ہوں لیکن آپ کے استدلال کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا ہوں۔درسیات میں سے ہر ہر کتاب میں نے کئی کئی بار پڑھائی ہے لیکن آپ جس قسم کا طرزِ استدلال اپنا رہے ہیں یہ کوئی الگ ہی قسم کا استدلال ہے جسے آج تک اہلِ عقل اپنی کتب کی زینت بنانے سے قاصر رہے۔

حضور!خدارا! امت کے حال پہ رحم کھائیے۔۔۔ یہ طریقہ امت کو تباہی کے دہانے

سے قریب سے قریب تر کر رہا ہے۔

آپ نے مزید فرمایا:

أَوْجَبُوا۔ سب جنتی۔

کہتا ہے Nominate کر

میں نے کہا: حضور نے فرمایا: جو سمندر پر ہرے سمندروں پر جائے گا اور اتنی مشقتوں کو برداشت کرے گا جان جوکھم میں ڈال کر اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جائے گا رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں:

قَدْ أَوْجَبُوا

ان سب پر واجب ہو گئی۔

جنت واجب ہو گئی۔

اب تھوڑا سا آگے آیئے میرے دوستو بزرگو

اب میں آپ کے سامنے بخاری شریف کی حدیث نمبر 2788 اس میں یہ الفاظ موجود ہیں:

أَوَّلُ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ

میری دست بستہ عرض:

جی ہاں قبلہ!

یہاں آپ نے "أَوَّلَ مَا رَكِبَ" کو "أَوَّلُ مَا رَكِبَ" پڑھا۔ یعنی جہاں مرفوع پڑھنا تھا وہاں منصوب اور جہاں منصوب پڑھنا تھا وہاں مرفوع۔۔۔ مزید آپ خود سمجھ سکتے

ہیں۔

بہر حال آپ نے گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا:

مسلمانوں کا سب سے پہلا لشکر جو سمندروں سے گیا: مَعَ

مُعَاوِيَةَ۔ وہ حضرت معاویہ کی سربراہی میں گیا۔

یہ صحیح بخاری شریف۔ بولیے نا سبحان اللہ

حضرت معاویہ کی سربراہی میں گیا۔

بات کو میں سمیٹتے جا رہا ہوں

میری دست بستہ عرض:

قبلہ!

میرے پاس حضور کا جو کلپ پہنچا وہ یہیں مکمل ہوا۔

اب میرا سوال ہے کہ:

آپ کی اس گفتگو سے آپ نے کیا ثابت کیا؟

آیا "ہر صحابئِ نبی جنتی جنتی" پر استدلال کیا؟

یا آپ نے میرے پہلے موقف کا رد کیا جو میں نے ذکر کیا کہ:

صحابہ کرام ہوں یا کوئی اور، اہلِسنت کے ہاں جنتی کہنے کا مدار ظاہری اوصاف کے بجائے شہادتِ رسول ﷺ ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی نیکوکار اور اعلیٰ اوصاف کا حامل کیوں نہ ہو، اگر اللہ کے رسول ﷺ نے اس کا نام لے کر اسے جنتی یا اس کا ملزوم ذکر فرمایا تو ہم بھی اس کا نام لے کر اسے جنتی کہیں گے، ورنہ اس معاملے میں دخل

اندازی کا ہمیں کوئی حق نہیں۔

(موقف اہل السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ ص8)

اگر آپ نے اپنی اس لمبی چوڑی گفتگو سے "ہر صحابیٔ نبی جنتی جنتی" یہ استدلال کیا ہے تو یہ حضور کے خصائص سے ہے کہ "جزئی سے کلی پر استدلال فرماتے ہیں"

اور اگر یہ استدلال جائز ہو جب بھی تام نہیں کیونکہ دعوی ہے خاص یعنی "از اول امر جنتی" جبکہ دلیل عام ہے جو محض "جنتی ہونا" بیان کر رہی ہے۔

اور اگر آپ اس لمبی چوڑی گفتگو سے میرے پہلے بیان کردہ موقف کا رد کرنا چاہ رہے ہیں تو وہ بھی حضور کے خصائص ہی سے شمار ہوگا کہ:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی منقبت کو ذکر کر کے اہلِسنت کی طے شدہ فکر اور احادیثِ صحیحہ سے مستنبط ضابطہ کا رد فرما سکیں۔

اور اگر آپ نے یہ سارا زور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو جنتی ثابت کرنے کے لیے لگایا، اور ظاہر بھی یہی ہے کہ آپ کی ساری کی ساری کوشش اسی مقصد کے لیے تھی۔۔۔تو میں عرض کر چکا کہ یہ "مناقشہ فی المثال" ہے اور طے شدہ امر ہے کہ:

المناقشة في الأمثلة لا تقدح

لہذا آپ کی ساری گفتگو سے ایک مخصوص طبقہ تو بہت خوش ہوا لیکن محلِ نزاع کے بارے میں آپ کوئی ایک بھی ایسی بات نہ کر پائے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ:

سطورِ بالا میں درج نعرے اہلِسنت کی فکر کا حصہ ہیں۔۔۔!!!

قبل از اختتامِ گفتگو یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ:

یہ میری تحقیق نہیں جس پہ آپ نے لعنت بھیجی ہے۔ تحقیق علمائے اہلِسنت کی ہے، جسے میں نے واضح کیا ہے۔اور میں امید کرتا ہوں کہ جیسے چھ ماہ بعد سمجھ آ گیا کہ "سیاستِ معاویہ زندہ باد" ہمارا نعرہ نہیں، اسی طرح کسی نا کسی دن میری ان گزارشات کی بھی سمجھ آ جائے گی اور آپ کو رجوع کرنا پڑے گا۔ میں بالکل بھی نا امید نہیں ہوں کیونکہ آپ کے اڑوس پڑوس والوں کا مہینوں مہینوں بلکہ سالہا سال امت کے اندر تماشہ بنانے کے بعد وقت آنے پر اپنے مقاصد کے لیے رجوع کرنا معروف ہے۔اس لیے مجھے امید ہے کہ جلد نہیں تو بدیر سہی پندرہ بیس سال میں آپ رجوع فرمالیں گے۔ لیکن نہ جانے اس وقت"اہلسنت کی فکر" پہ بھیجی ہوئی لعنت سے بھی توبہ فرمائیں گے یا۔۔۔؟؟؟

اور آخر میں ایک بار پھر عرض کرنا چاہوں گا کہ:

حضور!

اس قسم کے نعرے اہلِسنت کے نعرے نہیں ہیں۔۔۔!!!

سارے صحابہ کو از اولِ امر" جنتی جنتی" قرار دینا ایک ڈیڑھ صدی پہلے تک اہلِسنت کی رائے نہیں رہا۔ یونہی کسی بھی شخصیت کا نام لے کرانہیں جنتی کہنے کا معیار رسول اللہ ﷺ کی شہادت ہے،نہ کہ کسی بھی شخصیت کا عمل و کردار۔

اس پہ کلام کی مزید گنجائش موجود ہے۔ میں نے "موقف اہلِ السنۃ من الشہادۃ بالجنۃ" میں محتاط گفتگو کی ہے اور اب بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور اس

کی وجہ محض اتنی ہے کہ:

"صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے نفوسِ عالیہ کو تختۂ مشق نہ بنایا جائے۔"

لیکن جو روش آپ لوگوں نے اختیار کر لی ہے کہ جس کے بارے میں جو چاہتے ہیں نعرہ لگا دیتے ہیں، اور اس کے بعد زبان کھولنے والے کو رافضی قرار دے دیتے ہیں۔۔۔یہ طرزِ عمل درست نہیں۔

آپ حضرات کا طرزِ عمل مقدس ہستیوں کو تختۂ مشق بنا دے گا، لہذا اس قسم کے نعروں کے بارے میں نظر ثانی کر لیں۔

ورنہ ہمارے ساتھ دسیوں احادیثِ طیبہ اور سینکڑوں ائمۂ دین کھڑے ہیں۔۔۔

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا

دورانِ گفتگو کئی جگہ کلام دائرۂ ادب سے نکل گئی، اس پہ دست بستہ معافی کا خواست گار ہوں اور ایک بار پھر عرض گزار ہوں کہ اپنے نانا کی امت پہ رحم کیجیے۔۔۔!!!

بندہ

چمن زمان

سکھر

09 شعبان المعظم 1442ھ / 24 مارچ 2021ء